

بِحَمْدِ اللَّهِ خَالِقِ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ عَالِمِ الْيُتْرُ وَالْخَفِيَّاتِ

کتاب مستطاب اعنی
در ۱۰۰۰۰۰

پیرو ملا فی خیر ہولانی

بزبان ہندی

از تصنیف معنیف حضرت شہنشاہ ولایت مقبول بارگاہ صمدیت
محرم اسرار احدیت قدوۃ السالکین زبدۃ الکاملین انیس العارفین
رئیس الواصلین سند المواعیدین قبلۃ المحققین خواجہ حاجی محمد نعم الدین
چشتی نظامی السیلمانی فتحپوری خلیفہ محبوب سبحان حبیب الرحمن غوث
رحمان خواجہ محمد سلیمان تونسوی رضی اللہ عنہ
زیر اہتمام

بندہ محمد منظور حسن رضوی چشتی نظامی شریفی درویشی کمالہ تقویٰ عن شریک غنی و غنی
مہتمم کتب خانہ مطبع رضوی دہلی
طبع ہوا

تاریخ الاولیاء

مشتمل بر تذکرات اولیاء ہند بزبان فارسی دو حصے

حصہ اول موسوم بہ سیر العارفین مصنفہ مولانا جمالی قدس سرہ جس میں خواجگان چشتیہ دہروردیہ مثلاً خواجہ غریب نواز حضرت عین الدین چشتی جہیری قدس سرہ سے لیکر حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی قدس سرہ تک اور حضرت شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی قدس سرہ سے حضرت شیخ سہار الدین و شیخ دہلی اور دہروردی تک نہایت مستند حالات اور صحیح صحیح واقعات مع مختصر احوال مصنف علیہ الرحمۃ نیز خواجہ بزرگ کا حضرت غوث الاعظم رحمہ سے صحبت اور ملاقات کا ذکر جو شیخ کی بنا سے جانے کا حال حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر و شیخ بہاؤ الدین ذکریا ملتانی رحمہ کے باہم تقسیم ولایت وغیرہ کا مفصل تذکرہ قیمت حصہ اول علیحدہ مع ۲۲ نقوشات مقامات و مزارات مقدسہ حصہ دوم موسوم بہ سیر الاولیاء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح علیہ السلام اور مختصر تذکرات اولیاء متقدمین پر حجام سلسلہ و خصوصاً حضرت مخدوم نصیر الدین چراغ دہلی سے بعد کے جملہ مشائخ چشتیہ کا تذکرہ مولانا فخر شاہ نور محمد مہاروی مع ملفوظات و لمعات حضرت خواجہ محمد عاقل دیسوی میں اور انہیں ہندوستان کے چھوٹے بڑے تمام سونکی صحیح صحیح تاریخیں اور شجرے درج ہیں قیمت حصہ دوم علیحدہ ہر جلد ہر دو حصہ رعایتی عدد (برسآلہ مصباح العاشقین) کہ وہ ملفوظات حضرت چراغ دہلی حیات اعظم - حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مستند سوانحی بزبان اردو مصنفہ مولانا مزارچہ دہلوی قابل دید کتاب ہے قیمت فی جلد ۴۰ (ایک روپیہ چار آنے) تصویر خیال - ۸۰ حکایات الصالحین اردو ۱۰ رعایتی ۸۰ جمال خسروی - امیر خسرو کے متحرک حالات حدیقہ تصوف اردو ترجمہ از لوا مع الانوار شعرانی بہت سے مشائخ قدیم کا ذکر اور تصوف کا بیان ہے یہ بھی نایاب ہے اور چندی نسخے باقی ہیں قیمت ۴۰ رعایتی ایک روپیہ چار آنے، ملے کا پتہ - بہتم کتب خانہ مطبع رضوی دہلی ۱۰ نوٹ پتہ خوشخط اور صاف لکنا چاہئے

(نوٹ) کتب مذکورہ بالا بالکل نایاب ہیں بہت کم نسخے باقی رہ گئے ہیں جو صاحب چاہیں جلدی متکالیں ورنہ پھر ان کا شیعہ ہونا محال ہے۔

یافتا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بولوں حمد خدا کی جو خالق معبود
تاروں سورج چاند سے زینت دی آسمان
زینت دی زمین کو پیدا کر انسان
وہ ہر دنیا اندر یہ ہادی ہیں دین
محض خدا کا لطف ہو اور بہت احسان
لا شریک وہ ذات ہو احد صمد دانا
شوق ہوا اس ذات کو دیکھوں اپنی شان
موجب استعداد کے اُن بچوں و دود
باطن سے ظاہر ہوا اول سستی اوڑ
کہا ایسا آپ نے بیکرا آیت قرآن
کسی جلے ہادی بنا افضل نیا کس جا
معطی اُس کا نام ہے مانع بھی خود آپ
منظر کہیں جمال ہے منظر کہیں جمال

چپ رہے نجما باد رہے چھپا کھولت مجید
دیکھ پیا کو ہر جگہ گر ہے تجہہ کو دید

جس نے کُن کے کہن سے عالم کیا نمود
دور کئے جس نور سے سب ظلمات جہان
نبی دلی اور عالمان اور صاحب عرفان
ان سے ظلمت دور ہو دل میں بھر یقین
کئے ہدایت واسطے جن کامل انسان
سدا رہیگا اس طرح جیسے ہو الا ان
کہہ دیکھیں کے کارنے درپن کیا جہاں
کیا ظہور اپنا بیچ ہر ایک و جو د
دیکھ کتاباں صوفیہ جی معنوں کے توڑ
خلق اللہ آدم بر صورت رحمان
مغتر نہا کس جائے یہ کہیں نذل کہائے
کیس مسجد کیس تنگدہ کیس پن کیس پاپ
ذات محبت نے آپنا ظاہر کیا کمال

مناجات بدرگاہ باری تعالیٰ

<p>ایارب عاصی نجم کو بخشو اپنا درد ہوں طالب تجھ ذات کا تجھ بن اور نکوئے خدا مت نفس پلید نے دینا دل کو رنگ جیسا تیرا رنگ ہے ویسا رنگ نکوئے ظاہر باطن اپنا تجھ کو دینا سونپ رین دناں تجھ درد سے روؤں نزار یارب تجھ دیدار کا تجھے کروں سوال تم جو آماں آمل فلان تنہز کہ قرآن جو آیا تجھ دراد پر خالی گیا نکوئے دو تھی نہ عشق سے پیالہ سرخ شراب نان سدہ ہوں اپنی باقی رہے نوش خفی علی بشرک سے یارب ہے اماں ایسا نو یقین سے دل کو کر معمور دن کو تو روزے رکھیں راتوں جاگے کو راندا یک آں میں بلعم سا یا عور تم ہی القیوم ہو تم ہو رب غفور تساہکو ایک نان ہملاکھ کر ڈر اس رکھے تجھ میں کی نجم الدین آدہیں</p>	<p>کر و محبت غیر کی دل سے میرے سرد میل بھری ہے گوڈر رحمہم سے دہوئے اپنی رینی عشق میں دل کو میرے رنگ جو اوڈ ہے چونڈری وہی سوہا گن بھے رین دناں تجھ یاد کی ہے مجھ دلو چنپ کبھی تو اس درویش کو دو اپنا دیدار یہ کہیا ری درس کا درے مول مثال اس سائل کو اپنے دیکھو دشن آن یہ عاجز بھی آپ سے عرض کر دی ہے جسکے پینے بوند سے سہی ہوئے خراب پیم پیالہ پیو کے مست پہروں ہوش ساتھ محبت اپنے رکھو بیچ جاں غیر تارے نظر ماں جت دیکھو جت نور یک ذرہ تجھ کرم کے نہیں برابر ہوئے بتخانہ سے یو بکر آئے بیچ حنور فضل کر مہر آپ نے مجھے ترا کو دور ایسے در کو چھوڑ کر میں جاؤں کس توڑ تجھ بن تر پے رین دن جیسے جل میں</p>
---	--

در نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

جب چاہا حق پاک لے پیدا کروں جاہل | اول نور محمدی کینا حق سبحان

ہوا جنہوں کے پیر کی عرشِ معلیٰ دہول
عطا کیا حق پاک نے ان اوپر معراج
پاس بلا کر اپنے رج رج کینی بات
احد صدمے مل گیا ہوا میم حب دور
دہن وہ مانی ایمنہ جن یہ جٹیا جائے
امت احمد کے اندر یارب ہمیں ملاؤ
کری اس امت کے اندر آخر دوزخ
امت احمد کے اندر ہمارا کیا اوتار
راہِ شریعت پاک کے جو ہیں ہر یک باب
دو بحرِ خطاب ہیں جن کیتا تفریق
عشرہ اور مشرہ سبھی جلتی جان
دہن گنیں ہیں ورتا کروں شمار
نبی محمد کے ادب و بی بیج درود
نبی ولی اور علماں مائے عشق بردگ
اس عاجز کو عشق میں اپنے کر و قبول

ساج رکھا لولاک کا سر پر پاک رسول
پاک محمد مصطفیٰ انبیوں کے ستر ساج
رجب کی تھی آخرین ستائیسویں رات
ذاتِ ملی خود ذاتِ ملا نور سے نور
اول سے آخر سے ختم الہی کہا
عسی ہوئی اور نبی سہی کریں تھے چاؤ
بسی کی حق پاک نے کینی دعا قبول
شکر کر داید و ستو حق کے لاکھ ہزار
بہاری اُس نام کے اور سب آلِ اصحاب
افضل سب اصحاب میں ابابکر صدیق
پہر حضرت عثمان ہیں چوتھے علی جوان
صلی علی محمد یارب لکھ ہزار
جو کچھ تیرے علم میں اے خالقِ معبود
آلِ اصحاب ازواج اور سب امت کے لوگ
سب پر رحمت اپنی یارب کرو نذول

مناجاتِ جنابِ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس عاجز کی غمتی نینو دے کر کان
بھوکا ہے تجھ درسن کا نیم الدین غلام
آئیے درسن دیجئے کرے قضا قصور
ہمت پوت کیوت ہیں بہریتا کو لاج
جنم جنم کے بالماں تم ہمے رکھوال

ہے سوال ایک آپ سے صلہ میل جو
حضرت نبی رسول سے کہنا بعد سلام
پیشک لاؤ من ہر و پر کیوں بہا گود
و یکمہ نہ میرے عیب کو بیوں کے ستر ساج
ہنی ہلکے آپ ہو ہم گون تم گوال

یارب ان کے عشق میں ثابت رکھئے موہ
ہے ہے نجات ہو شکر توں عاصی بد کا
تو ہے حضرت پاک کی امت کا ایک سنگ
لینے نام اب عشق سے ذرہ نہ لاؤ لاج
چاہ شفاعت اپنی جسے چلبکھ خیر

اس عاجز آدمی کی یہ بات تھ ہے توہ
نام لیونے عشق سے تجھے نہ آئے عا
پاک گنہ سے بہرہی سب تنگی رگ رگ
کو جی کہہ کے نیندنی مانگے گھر داج
اس عالی دربار ماں ذرا نہ لاگے دیر

در مدح پیر خود سلسلہ اشاعتی

مدح کروں اب پیر کی جو ہیں غوث زماں
جعفر انکی ذات ہے بیچ قوم افغان
سنگہ ہیں ایک شہر ہے تونسہ سا کاناو
تونسہ ہے مٹاں سے سب اب تیرا لاج
جان نظامی سلسلہ بیچ گھرانہ چشت
آج زمانہ بیچ ناں ویسا ہے کوئی فنج
ردی شامی فارسی اور عرب کے لوگ
کا بلان قندہار اور بلخ بخارے بیچ
جو آئے جس ملک کا دیکھ کر کلام
غوث قطب اور اولیا خدمت کریں حضور
بعضے دنسے جہر جب کریں پکار پکار
بعضے کریں مراقبہ گم صم رہیں ہمیش
رات دن حق یاد میں ہمیشہ مست نہ
بعضے نبی رسول پر نیندیں پدیں درود
ا خلیفہ بہت ہیں بڑے خلیفہ چار
بیچ کلاچی شہر کے بس میں باران

سلیمان جن کا نام ہو کمال پر شہان
کیا ادھس حق پاک نے بڑی عظیم شان
میرے مرشد پیر کا سنے کا وہ ٹھکانو
راج گھاٹ کا راہ لے ہو جا دریا پار
کیا خدا دند پاک نے بیشک بل بہشت
بیچ زمین کفار کے رکھی دین کی منج
آنے میں اس دراد پر بھی سیکھنے جو
شور ہو اسب ہند میں لئے لوگ سب بیچ
ہو طالب جس چیز کا ویسا ملے نام
بسے ہے جن کہہ اور عجب خدا کا نور
نازل ہوں حق پاک سے ان اور انوار
خبر نہ رکھیں آپنی اور بیگانہ خویش
بخشا ہے حق پاک نے انکو جام است
ہو دیں حق کی رحمتاں اور بہت درود
انکا بڑا مراتبہ حضرت سے دربار
سبیتی ممتاز ہیں بیچ سہی یاراں

کہا شیخ نے اس طرح ہے باران مرید
اور محمد علی شاہ ساکن خیر آباد
ہیں صاحب سلسلہ صد بابا لوگ مرید
تھے حضرت پیر کے جو ہیں پیش امام
تونس اندر رہے ہیں انکے بہت فقیر
بیچ مکہ کے مولوی محمد علی پھچان
حق میں انکے پیر نے ایسا کیا خطاب

بیچ ریاضت بندگی ثانی شیخ فرید
کرتی جوانی خسرج جن بیچ خدا کی یاد
دن دن شہر جگ اندر انکا ہوا مرید
عارف کامل مولوی احمد انکا نام
جاری لنگر دوسرا کیا ہر ابر پیر
یہ تو بے مانند ہیں بیچ ذوق و حبران
مصرف اللہ مولوی کہا انہوں کے باب

در اوقات پیر خود کو دیکھو

سنوں ہمارے پیر کے وقول کی ایات
پڑ کر خبر جماعت سے بھیجی غلوت جائے
روئی کہا دیں واسطے جاویں گھر کی طرف
یعنی کتب سلوک کے کیتے پر ہیں فقیر
ہووے وقت نماز جب خادم دہیہ جگائے
منزل پڑ میں قرآن پرفارم ہویں جناب
وقت ہوے جب عصر کا آویں مسجد پیر
مغرب تک سیت ماں بھیجیں حضرت پیر
مغرب پڑھ کر آپ پر غلوت اندر جائے
دیکھ پر جیت جا کہا دیں آپ لب عام
کوئی مٹوری بہرہ کو داہت ہے پیر
ختم خواجگان پڑھ چکیں آویں طرف سید
سرمد دایں آنکھ میں سوویں قدر علیل
لکھ باری حق پاک کا شکر کر طہ و نرات

گزرے سے حق یاد میں کیسے دن و رات
رہیں مراقب جب تک سورج سر پر آئے
آکر پھر سلاک کو سبق پڑھا دیں حرف
سبق پڑھا کر سو رہیں کر قیلولہ پیر
پڑ میں نمازاں ظہر کی مسجد اندر آئے
سبق پڑھا دیں صوفیاں لیکر ماتہ کتاب
پڑ میں نماز جماعت سے ذرا نکلاویں دیر
آپ مضد پر ہوئیں چاروں طرف فقیر
بھیٹے کریں مراقبہ خالق سے نہ لاسے
جو مشتاق حبال کے آویں پیر تمام
اٹھ کر پیر وضو کریں آپ خدا کے شہیر
نفل و طیفہ پڑھن تک نصف رات جا بیت
آویں تہجد واسطے ذرہ نہ لادیں ڈیل
ایسے کامل پیر کا داہن ہے مجہ ماتہ

التحاب بنجاب پیر خود

سنو ہماری عرض ای قلموں کے سردار
اس عاصی کو آسرا نہیں تمہارے باج
نمان کچھ خنکا عمل ہے نا کچھ چنگی بات
میں تو بے دھواں ہوں پکڑ تمہارا چہرہ
کیا وظیفہ اپنا رات دن انا تمہارے نام
باطن میں مجھ پاس ہو نظر ہر میں گردور
گوئی گہلی تیریاں دیکھ نہ میرے عیب

ما بہ جوڑنتی کرے یہ کنت دربار
میتم اوڑ نہا یو بانہ گہے کی لاج
اس تمہارے فضل کی راہوں ہوں نہایت
روزِ حشر ہی اس طرح جو مومنوں و امنگیر
نیچے جہنم ہے اپنے رکھو روز قیام
جیو تمہارے پاس ہے یہاں پڑی ہی کھڑ
رحم ہے آپ کو غنا ندی ہے ریب

سبب تصنیف کتاب گوید

اب تم سنو کتاب کے کہنے کا احوال
آتا تھا میں پیر کی خدمت سے ای یار
وہاں سے میں دن دوسرے ہوا روانہ پھر
دسکو کروں بیان میں مہندی نظم بنائے
رہے نشانی مجھ سستی یہ بھی ریح جہان
جو کچھ میرے ہنم میں آیا سنو عزیز
یو ملائی نام اب ہم نے رکھا کتاب
جسنے کہی کتاب یہ بنم الدین ہے نام
باشی فقہ جو خجندیوں پوتا شیخ حمید
وے شینگے اولاد میں سن سیدین نید
وے تو بیٹے خاص ہیں حضرت مکر خطاب

کیونکر بنی کتاب یہ کیا موجب استمال
ہو لڑی پہونچا کاٹ کر چل کوس کی پٹار
رکنا ارادہ آٹکا جانب بیکا منیر
جو طالب حق پاک کے سج سمجھ لیں آسے
پڑ ہیں فاتحہ مجھ اد پر جو ہیں اہل ایمان
اسکا کیبیاں میں موجب عقل متیر
عمل کرے جو اس اوپر پیوئے شتاب
یشا احمد شمس کا سب کا جان غلام
تار کیں ناگور میں جو صاحب خبر بد
اے آگے کہوں دل و دل تہکا پل لہید
بس یہی حقیق ہے ایسے لگا کتاب

یارب اسکو عشق دے اپنے ساتھ ملے

کوئی پڑھے کتاب یہ ساتھ شوق کے آئے

دترک دنیا کو پر

اول دنیا زال پر دے تو تین طلاق
جو غافل حق یاد سے کرے کھسے وہ چیر
تا ہو جا یک آن میں تو حق کا محبوب
بیچ فواید یہ لکھا ہیگا حسن گو ۱۵
کام نہ آدھے شور وازد و رسنو تم سب
بناترک نہیں فائدہ یز شغل اوراد
ان نسبت نے بہت کا دنیا ہو گھر گہاں
سیکرا دسکو خرچ کر مرگذاو سے مثال
دل ہو دنیا کی طرف سے دنیا دار کہا سے
صاحب شرہ کا طہ ایسے لکھا بیچار
ظاہر باطن یز وہ دنیا ہے پہچان
ظاہر میں دنیا ہوئے باطن کسی بجلے
باطن میں بنا ہوئے ظاہر میں مت جان
ظاہر باطن یز وہ دنیا کہے نہ کرے
کروں عبادت بندگی بیغم ہو خوشحال
خرچ کرے چہ بالنس کا جو حال

جے تو اپنے پیو کے ملنے کا شاق
دنیا کیا ہے تو جہلے مجھے یا عزیز
چھوڑا سے حق یاد میں کر باندہ لے خوب
کہا نظام الدین نے جو محبوب ۱۶
مصالح کی حاجت نہیں گوشت چابیے دیگ
یعنی اول ترک ہو پیچھے کرے یاد
دنیا کسکو کہت میں جمع کرے مال
کوئی جو دیوے آن کر کھکھو فیہ سوال
کوئی لنگوٹ مار کر خنجر بیٹھے جائے
دنیا کی سن صورتوں یز معاش میں چار
غافل ہو حق یاد سے ہو مشغول جہاں
اداکرے حق زال کا موجب حکم خدا کے
ساتھ ریا کے بندگی کرے جو کونادان
کرے عبادت رب کی ساتھ شوق جے کو
جمعیت دیکے واسطے رکھے جگہ مال
چالس دیکے خرچ کرے مجر د حال

دطلب مشرک کو پر

جو ہو کٹ ہے جس چیز کو ملکر رہی نہ
بنا وسیلہ بار سے کیوں ہو پڑت ہو نہ

جے طالب حق پاک کا مشرک کی کر خبیث
کہا اندانے زہد کر کوئی وسیلہ ہو نہ

چینی چاہے باڑی کعبہ کروں طواف
کچھ بچے وہ جانے کر کسی کبوتر پاؤں
نہیں پیر جس شخص کے پیر اسکا شیطان
ستگر کرے باورے ستگر ہو ملاے
کہا بی نے اس طرح سنو ہماری بات
جے توڈ ہوٹ بے پیر کو یہ شرط رکھ یاد
اول سلاک میج ہو کر تلاش ای یار
پیر لباس نشانی جیسے اکثر لوگ
بے گم رہے شخص سن کرے ناہنہ یہ پیر
شرعی پر مضبوط ہو دو جے جو درویش
عالم حاصل وہ ہوئے تابع نبی صرور
پڑھے نماز جماعت سے پانچوں وقت سدا
جا کر نبی رسول سے ملے ناہنہ سے ناہنہ
بران لگا کر جو اوڈے مردہ دیہ جلاے
شرطیں بہت سی یہ شرطان رکھ یاد
جب کو ایسے پیر کا ہوا مرید کر حیا
پڑی ہراس پیریں دیکھے محل زبوں
آزادیش تجمہ واسطے عمل رکھا دے بد

بھی نہ ہو بچے دناں تک کہی بات میں صاف
چاہنچا وے چوٹی جہت چاہے اسٹا نو
اس احمق بے پیر سے اللہ کی آمان
ستگر پورا ہی وہی جو دیکا داغ مشائے
دوست رکھے جس قوم کو وہ اوٹھیں سناہت
یہ پادے جس شخص میں ہو مرید دل شاد
ملے اجازت یا نہیں مرث سے دلدار
بنا خلافت پیر کے گیس سکھانے جوگ
بنا اجازت پیر کے روا نہیں ای پیر
عشق خدا سے رات دن رہتا رہت درویش
قوی سنت مستحب اللہ نہ ہو قصور
رہے خدا کی یاد میں شاغل سبیل ہمار
حقا مدیح درصحت ہو سنت اور حیات
شرعی تیج فقور ہو وہ گمراہ کہاے
مورید اس شخص کا کر اللہ کی یاد
جو کہ تیرا پیر کہے تیج محل سب لا کو
مکرتست ہو ہوٹ کر پیر اپنے سے توں
لیکن تو اوس کام کو مگر میں ناہنہ سند

دزدان پیر کو بد

جے توڈ ہوٹ بے پیر کو غیب کو کہوں علاج
خبر دراکے مستبدی کامل غیر کمال
یچی خرف الدین نے شکل گری آسان
کوئی دور شاخ اور رابد عابد بن

نے نہیں مقصود سن کامل فریدلج
کیسے ہو معلوم اب سن اوسکا احوال
ایسے لکھا کتاب میں تیرے کہوں
خالی نہیں دراکہفتی اللہ صاحب سن

جوت قلب اور الیہ اور بدل او تا و
طالب کو اپنا چاہیے ڈھونڈھے شیخ ضرور
خندہیں اور شیخ کے بیٹھے دن و رات
بہرہ کرے تلاش ب دل اپنا ہی یار
خطرہ اور دوسواں سے دلوں سے نجات
مورید اس شیخ کا اسی طالب فی الفور
لیکن زان کا کر نہیں اسو نقشہ

بخیر بقیہ بخیر بن خلیاں رکھ د
سچ زمانہ آپنے جو کوئی ہوشیار
کئی روز صحبت کرے وہ سکی ترات
میں صحبت کے اثر سے اٹھے شیخ اختیار
عشق الہی کچھ ہوا میں صحبت کے ساتھ
گزرے جو کچھ فائدہ شیخ ڈھونڈ کوئی اور
صفت تیری دیاں نہیں سکی کیا فقیر

بیان انصاف و اہل بیت دیا

شیخ فی الدین نے جو تادم بیان
اوپر کر ادھی راہ کو پڑھے کنا دوسے
پڑھ کر بعد سلام کے سجدہ میں سر ڈال
پڑھیں دعا جو یہ لکھی سجدہ میں ایدار
یا رب دنیوی عبید بن عباد
طریق الوصول الیك

شیخ ملن کے واسطے اہل بیت بیان
سورۃ پڑھ قرن کی یاد جو تجھ کو ہوئے
زادی کرتی رو برو خواہد متعال
تسبیح ہر روز پڑھ دل و غریب
یا رب دنیوی عبید بن عباد
طریق الوصول الیك

اشک و لی خدائے کا تھکویں ضرور
آپ الہی تہ اوپر کہو لے باب قبول
میں حسن جو شاہ لے لے لکھا کتاب

وہ بتا دے سطح دل کو ہوئے ضرور
ہر جاہے درگاہ میں اللہ کے مقبول
پڑھے رو و داں بہت زینین کے باب

در فوائد اذکار کوید

اسن چہیں سن فایدے بج شغل اذکار
بیر لذت نفسانیت اور خطرہ شلمان

جو سادے بہ شوق سے ہوا اقصا سر
ارکے دین واسطے ہے زنگار چپان

بوجہ حدیث کے این سرور ارجہاں
اس آئینہ دل سستی دور کرو ڈنگار
مرز نگاری چیز کو صیقل سے پہچان
ذکر خدا کے فائدے یعنی نکتے کتاب
پہلے یاد خدا کے کی صاف کرے دل جان
دور روکے سب باپ سے روئے یاد خدا
ایسا کہ بار رسول نے جو میں شیخ نام
کرے فرشتوں کے اود پر اللہ آپ خطاب
نعم ہی بھی ملا جو سکور کہہ حبیب
جو تھے یاد خدا کے کی جو کر سی دل شاد
صورت بنے ثیب تریح قبر یہ یاد
پتے یاد خدا کے سے خشیہ جان سیاب
آیا یہ حدیث کے ذکر ہوئے حرم سے
جسٹک ہو دے ذکر و کسبیں خدا کی یاد
مکرم ہوئے حق پاک کا غنیمے لوگ تمام
ساکک سے ہوا یکدم یاد خدا جہت
غافل ہو حق یاد سے جو ہے یہ حق جہان
جاسن ادسی یاد ہے زندہ ہیں و کر لوگ
جب تک گہٹ میں سانس ہی یاد خدا پہل
پیدا ہو حق یاد سے ایک کو ز ایک نار
یعنی آتش ذکر کی جہار سے بغیر حجاب
روتن ہو دل نور سے دیکھے و رخن ہوا
سن حجاب و وہانت میں بختہ پچا و غیب

دلو پہونچے مورچہ جیسے درین جان
درین آند ہے یہ گب درین و کہہ سے یار
خدا کرن دل و اسطے یاد خدا کی جان
تیرا اوسے یاد کہہ تجھ کو کہوں شباب
دیکھے درین یار کا ہر خطہ سہر آن
یتیم عشق خدا کے کا بختہ پر آکر چہا سے
جو بندہ حق یاد میں قائم رہے مدام
راکھے بندہ دوست محمد میں یعنی شباب
کریں بند پھر ملک میں سب جگ کر مجیب
آپ خداوند پاک ہی کر سی ادسی یاد
نور ذکر کا گور کو روشن کرے آباد
سامع برج ثواب کے داخل ہر من پ
نازل ہوں ملاکان پر سے پریں ملائے
عرض کریں حق پاک سے چھپے جا دل شاد
ذکر اور دے لوگ جن سنا ہمارا نام
یہ سچ ملک ناموت کے پڑے آواز موت
عینا بوسکا یاد سے موت ہر بر جان
نام پایا کا رات دن لبوں میں ساتھ ہر دگ
یاد خدا سے معرفت و لگی ہوئے حصول
برہ انگیا غیر کو دیکھے و بوسے جہار
غیریت کا دل سستی ہو دے دور نقاب
سکے نو بختا باور سے یاد نہانت جہر
ایک پردہ ظہر غمت تجھ کو اور ہزار

یکبر وہ نورانیت جیسے عشق حجاب
 علم اور معلوم هیچ علم حجاب اب جان
 میں اللہ کے اس طرح ستر سہنس حجاب
 دسویں یا دھلے سب کہو بڑے شکر و گل
 ہوتا کسی آزار سے جنوں جب بیار
 جیتی تیری یاد ہے دنیا قرب بدنامے
 یہ بختہ پر حال ب وارد ہوئے آئے
 یہ ہستی موم سب تجھے بے چین
 اور فو نہ سطح خواب طرحے کہو ل
 جو کوئی پڑے ہزار جنت صبح دل کہو ل
 ایسا رنق فراخ سن اس پر کرے خاطر
 وقت خواب جو اسطرح پڑے ہزار
 حوت ملے اس روح کو خوش تھے سو خواب
 جو کوئی وقت دوپہر کے بہ کلمہ لپیہ پدم
 باطن سے اس شخص کے ہاگ چلے شیطان
 دیکھن وقت بدل کے جو کوئی پڑے ہزار
 افضل ہووے شہر بدر جو کوئی باہر جاے

عشق اور محشوق هیچ سہنے بازنہ ب
 ذکر اور مذکور هیچ ایسے ذکر سہما ن
 طلعت اور انوار سے ایسے کہا حجاب
 نظیر باطن سے سہی شفا ہووے دن و رات
 سئلے کے جب نام کی واروٹی ای بار
 انا جلیس من ذکر حق ایسے کہا خدے
 آپ اور سبکو ہو لجا حق ہی حق دکھلاے
 دل سے بیخ اغیار کی اوکھڑے ہر لعلین
 شیخ حکیم شہ نے لکھے هیچ شکر و گل
 کہہ رالہ گو آخر تک سب بدل
 حاجت لے کس رو برد ہر گز کہیں جہے
 روح اسکی جاوے شاکر سی خواب گذار
 اس کلمہ کے پڑھن سے ہو حق کا محبوب
 گنکر بار ہزار وہ جہتے امن کے گدہ
 حوت نہ ہو دس شخص کو رہے هیچ جان
 حفظ ملے استقام سے گریہوں لا کہ ہزار
 کلمہ پڑے ہزار ہا امن خدا میں آئے

واقعات ذکر گوید

کئی بہانت ہیں ذکر کے ایک سانی جان
 دو جاد لکا ذکر ہے جاے ہو دل پاک
 ستری ذکر پیمپان لے تیجا اسی اخوان

یہ ثواب مشہور ہے سن لے هیچ جان
 ہو جس اور دسوا سس اور خضرہ ناپاک
 حیکو یہ حاصل ہو غافل ناں لکھن

راہِ شہر و کواس کی بالکل ہوسدود
لطیف ہے یک دل اور سرور و اسقام
ایک ذکر ہے روحِ ذاکر اسکا جان
ذاتِ صفت سب پنی نانی ہون فی الفور
خفی ذکر ہے پانچویں چتے اخفا جان
پچھے ذکر کرنا ہے ذکر دیکھے دیان
جانِ علامت مرد جس ہ لکا ذکر حصول
سن سی بعضے چیز یا سب اشیاء سے یا
علامت حکم و روح کا ذکر ہوے تحصیل
فاعل کو فعل کے دیکھے حتم کو آپ
ذکر سر کا ذکر سے رہتا ہے معمور
اخفی اخفی ذکر کا ایسے لکھا بیان
علام اور لغت ذکر کی اس سے ہو پتہ

غیر نکلت یا دیں رہ رہ رب العبود
ہو سی سر کے ذکر سے برج حضور مدام
قافی ہو کر ذکر میں ہو اپنے سی انجان
ذکر خود مذکور کو دیکھے گا اس دور
اخفا اخفا ساتویں ایسے لکھا بیان
ہو پتے سر کے ذکر کو ذکر دیکھا جان
موسے جیسے ذکر میں وہ ذکر مشغول
مر خط یا بعض و م دی ہی اذکار
حدی حدی ہر چیز سے شمع سے دلیل
جو ذکر ہو روح کا پتہ ہوے یا پاپ
ناں ہو غیر خدا سے کے اسکو اور حضور
ذکر ایسے ذکر کا بالکل ہر جانان
ذکر ذکر ادھار شمع سے باقی رہ مذکور

در ادب و ذکر و پیر

میں ادب میں ذکر کے سن ای با عزیز
پانچ ادب میں ذکر سے پتے کر شمس
ضرب مدد کی پیر سے عام مدد بھی جان
ہے انداد و مول پر التدریج رکبہ یا و
ذکر کرن کے وقت بھر با ادب پتہ جان
یہ فغده مزید کر دابورگ کیا سر

کر ہندو ادب یا دپے تھکو گرنسین
شہادت گروتوہ کر سے دلو دے جان
مدد پیر پیر کے سے سر در اجہان
پتہ پتہ ذکر سے پانچ ادب ہوشیار
فغده پتہ صلیاۃ و دلوں کف ران
اگو چھے دپے پیر سے لوجہ انگلی پاس

پہلے طہرین کر خوشبو سے کہہ مل
مسک باندہ سوراخ کو دوکاناں وودید
طاہر اور باطن اندر صدق را کہے اب
او کد شہر پہچان لے وقت ذکر اخلص
بھیر کلر توحید کو شروع کرو ای بھیر
جی کرو دل بیچ سے یعنی ہر موجود
آبیر پاچھے ذکر کے تین ادب میں جان
ہو اسے دکان بیچے سے سرد ناب

تاریکی پچ بھید کے انہیں مسیح چسل
حاضر صورت مسیح کی کرے میں تاکید
یعنی نکر مبالغہ بیچ مل بن رب
شمع ریہ سے آیتوں کو کر و خلاص
معنوں کا بھی دہیان کر گرہ ہر دھیر
تابت کر حق پاک کو جو مکا مقصود
ناموشی اور جس دم کیجے ای خوان
محب مہنہ سائین ایسے کہہ کتاب

در کرب کرہا حضرت فی ثلث

اب ترکیبیں ذکر کی سن ای پیارے عیت
برزخ ذات صفات اور مد شد تحت وقت
جسمہ جوتا رکب ہو اس میں بیٹھے جائے
انگوٹھے دہنے پانو اور پوانگلی اور پان
اس بیٹھے دل اندر بہت صف کی کر
برزخ دس میں پیری صورت کہ کردہیان
بیت بندیر عظیم اور تی مرید کیہم
فکر لا الہ کو مد سے لغا کینج
زاوچیت کا اتحاد ہے لا و لا الہ
لا الہ کا غریب کو پیر ای غریب
یعنی ہر موجود کو فی کما میں اب

جے چاہے حق پاک سے کرنی بہت پرت
کہ جو حضرت فی ذکر میں تابو بھکر و وق
سنگماں اپنی بند کر ز نو با تہر کماے
دماں مزاج بیٹھ کر دلبے رگ کیہاں
اچھے حرارت مقصد جہر لی دہمہ عمار
ماضر ذات غار کے کو دل نہ کر جان
اور قدر صفات ہر دل چ سمجھہ ایم
سے لا الہ کا طرک دل پ
ہا کہ مد سے کینج کر رہنے کندہ
شد ہی مریبے سمجھ سے خوب
بانی ذات غارت کی جریب رب

دیر بیانِ خوفِ طالع

سب خوفِ طالع چار ہیں ایک خطرہ شیطان
 زانو چپ کی اور سے یہ خطرہ کر دور
 نفسانی خطرات میں شہوتِ فحش طعام
 رہنے بازو طرف سے مکی دور رہ
 رحمانی خطرات کا دہیں کہیں مکان
 دل سے سب کو دور کر موطالب ایکذات
 سن صاحب کنگول پوں ایسے نکلے بیان
 کرے اوایل حال میں یقین ایسے سپر
 مجھے لامعقود کو مجھے لا مطلوب
 شیخ کلیم رشا کہیں قفصل ہے یہ بات
 کرے اوائل حال میں ایسے ہی ارشاد

گنہ کبیر غرور اور غضبِ حسد کا جان
 نفسانی کو دور کر دہانی طرف ضرور
 زینت اور اذخار ہے یہ کر دور تمام
 جو ذوالکے واسطے کرے عبادت یار
 کروں عبادت اس لئے ہو کر ذوق و جذب
 جو ضربی کو اس طبع سا وہودن اور رات
 ان خطروں کو بیان میٹھ جا دل خون
 معنی لا الہ کو لا معبود ای بسیر
 مجھے لا معبود کو مجھے لا خوب
 کو نہ کرنے معز کو قرب راہ تبات
 نہیں کوئی معبود ہے بنا ذات رکھ یاد

ذکر و ضربی

دو ضربی اذکار کو ایسے بھی چھپان
 فن بار بار یا پانچ میں سات بار یا ہنہ

لا الہ ذی طرف الا اللہ دل آن
 نام رسول اللہ کا ساتھ ملا کر کہہ

ذکر ضربی

کیا ذکر یقین بوں مجھ کو میرے سپر

بیچہ دو زانو ہنہ کہہ گوڑوں پرن سپر

ذکر توبہ یا نافع ہو لا الہ کو پہنچ
معنی لاھو جو دکان دل اندر کر دیا
بجیے الا اللہ کو اوس سے کروزیو
جب توسارا کر چکے چہر ذکر ایجا
ایسے ہی دل پہنچ کہہ ہوں طلب تجہ ذات

دہنئے ہاتھ لیجاتے کر الا اللہ دل پہنچ
تہمت کر کے ذات کو دلیس کو ایمان
بجیے اللہ نام کراؤں سے زیادہ یا۔ و
سائنس بند کر دل سننی اشرکار دیا
بہار خدا مقصود ناں میرا ہے و نرات

مشش ضرنی اسم ذات

مشش ضرنی انکار کو ایسے بولیں وہ

مہر جہتوں کو صرب و الاھو کاشا و

ذکر چو ضرنی

چو ضرنی ہے اس طرح کہہ کو کر کہہ
دہنے بائیں ضرب دے تیجے مصحف مار
پہر ستونق باذات ہو بیٹھیں ای محبوب
معنی قرآن کشف ہوں جو مارے ضرب و زین
لیکن برزخ پیرین ہیں فرید اس

کیا تو قسبر نہرگ کو یا مصحف گریہ
چوتھے دبیر مار کر ستونق ہو پا
چو ضرنی اب ذکر یہ تجھے بتایا خوب
مارے گر مراد پر کھنڈے حال مردوں
لیکر صورت پیر کی سابع کریں جس

ذکر صدی

اب صدی ذکر کیسے سنو بیان
لا کو انوں طرف سے مدعا خدا تہ
الا اللہ کا ضرب دبے پہر بہت شد

ابو حفص حداد نے ایسے کیا بیان
کہ دو ذرا لاھو کٹر الیحا دونوں تہ
سیٹھ جائے بھڑاس طرح ذکر کرو سید

لوہ پر مارے جوڑا جیسے کوئی دوتا

اسیوں ا دلیر ضرب رہے گڑھا بے یار

ذکر مختصر کلمہ

بعض کلمہ مختصر کر کے یوں اختصار
ہم کا دبے ضرب سے کلمہ کا بانوں جان

ہم ہم کا اس طرح کرتے ہیں اذکار
ہم کا دلیر مار کر ایسے کرے بیان

ذکر پاس انفاس کا

اور پاس نفاس کا تھکو کہوں بیاں
سانس اوٹھا کر بات کا لہا کے ساتھ
نیچے آنے سانس کے اکا اللہ کر گیاں
جھم جھم ہانا تانوں میں اس میں شہر طہور
لیکن نسبت کث میں نظر مان پر را کہہ
ذکر کی اس ذکر سے عمر دو چندان ہوئے
بانوں اول سانس میں اکا کا کر گیاں
الا ہوا اور اکا اللہ دونوں یکساں جان

یاد شدہ اگر رائدن جسے محکم کیاں
لیجا اوٹھے منفز تک معنی سمجھ س بات
معنی اس کے فکر کو سر خط ہر آن
ہر خط اس ذکر سے رہا دیکھو مسرور
سوئے بیٹھے لٹٹتے ہی رنایف آ کہہ
محس اندر الجھن اسکو حاصل ہوئے
ہم رنگ داؤد کا دے آخر دم خولن
بیچ پاس انفاس کیری نو ب پہچان

بیان ذکر ارہینی

جے توہم کی سان کی بہ زور آواز
سورس غورس بہت ہو کر کرے جھول
انس و جبے منفز کو از روغن بارام

ارہینی نام اس ذکر کہیں میں من راز
لیکن خشکی منفز پر اس سے ہونے نزل
تا کہ اندر ہی بچا دل سے تاسو جا آرام

ایسا ذکر کال کو چوپنچا دے کوئے

ابے خور اختیار بن واکرم یہ ہوئے

ایضا

جس پر چڑھا کرتا لوے سانس لای کر بند

اثر اللہ ذکر کر دے کرو اند

ذکر کشف القبور

اَلْكَشِفُ فِي مَا ذُكِرَ تَوَكَّلْ اِسْمُ
عَنْ جَالِہِ تَوَكَّلْ اِسْمُ
ظاہر میں یا خواب میں جو ہوا اسکا حال
حال سب اوسکا کشف ہو کر یہ کرسی میں
پہر چار وچ الشرح کا دلیر ضرب تہ کر
یا روح، شام اللہ اسکا کر لے بچار
اپنے مطلب کی طرف چل ہو وہ کار
جو کہ تیری عرض ہوا اسکا وہیہ جواب
مطلب حاصل ہو اس میں شک نہاں آ

بیٹھ قبر پر سر اوٹھا تو جانب اسمان
اَلْكَشِفُ لِي كَدَلْ اَوِيہِ چپے ضرب چلاؤ
ریت کا معلوم ہو چکے سب احوال
کیسی سی کوئی روح ہو یا کس ہی ہو مکان
اول انہیں مرتبہ یارب کو نو پڑھ
اوچھا سر کو پیر تو ایسے کیسے یار
جب ہو فارغ ذکر کرت کریں توجہ یار
یعنی روح حاضر ہوئے ظاہر یا در خواب
دو مزار اگر کرے یہی ذکر ای یار

ذکر نفی اثبات خاندان نقشبندی

جس پر چڑھا کرتا لوے سانس نہاں کر یار
پاچھے کشف میں کہہ اللہ تو آو

جس پر از نقشبند ایسے اذکار
لاہونہا ہی سے کہج کر منتر ملک لیجاؤ

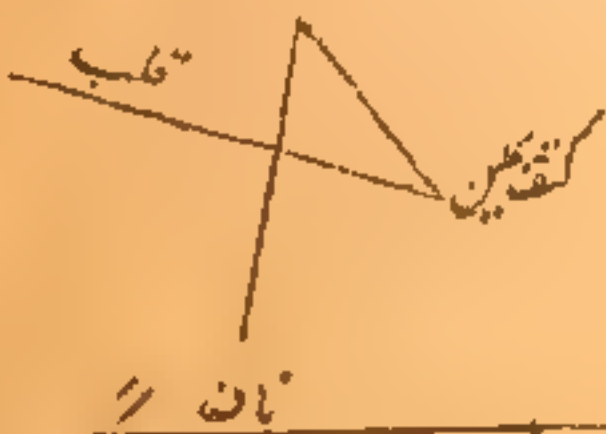
والہ الا اللہ کا ایسا حربہ مار
اوپنے کو اور غہ کو فنی کرے اسطو
پاچھے واپس آئے اسکو بھی کہہ زود

جاسے سبھی وجود میں پہونچے ضرب آنداز
بہنیں کوئی موجود ہے اللہ بن کسن اور
ارضا تیری دیکار سے تو میرا مقصود

الحمد انت مقصود و رضا مطلوب

یقین ہر یا پانچ بڑی سنس ہا
ہفت چوڑے سائنس کے کہو عجرام
نقشہ ایسے ذکر کا بتتے دگر ہاؤں مکہ
مانع

دل پر اپنے ضرب کرتے بوجھ سے پیار
اور رسول اللہ بھی ایسے کریں تمام
راہ میا کے سن کی ہستی اب سیکھ



الینف

دو ضربی پار چار میں وقت نفی شبات
ہے دہ بیان رسول کا بانوں گردان

ذکر شفاۃ امرض

یہ صنف ہوئے جس شخص کی شفاۃ ہوئی انھوں
یا و تر کا دل اوپر ہاویں ضرب خوب
یا احن کہہ راسے قلم بانوں او
تا جکو اس مرض سے شفاۃ ملے محبوب

الینف

پہلے دتر کے فضل پڑھ دس دس تفسے یار
یا وہاب مفتاد بر پڑھ لے ای تمہار

بڑھ جت ہول دنیوی سب چل ہو جانہ

ان دو گنت چار من سے دہری بکری ناپہ

ذکر مثنیٰ اقدام

ذکر مثنیٰ اقدام ہے جب تم جلوس تیار
وقت آیتہ صلیٰ کے لا کہہ دینے پیر
پیرانوں تو پانویں اللہ کر دہیں
وقت ہر چلن کے ہر قدم میں یار

لا اللہ ہر قدم میں کہتے ہیں جناب
بانوں ہول اللہ کو دینے لگا پیر
وقت چلن کے اس طرح سادہ بن کا یہ گمان
اللہ تبارک اس طرح کرتا چل اڈ کا

ذکر جیس و دم

جیس و دم ہے، و طرح ایک تھکے حساب
سائنس ہو کر نمان سے سید میں کر بند
سب دہر سکو اس طرح حوض اندر توجہ و
کھیل میں تھکے اسی عمل کا سیر
عمل ہے، اس طرح ہر خضر چپان
جیس کرے جو نمان میں کہیں تھکے نام
صحت دین جس کے کرے بہتہ پرینر
جسے ہو یا روضی گرم چپان سے یار
نمان ہو وہیں یہ عجیبے گرگہ، خرچہ جسے
ہر انداز بند کر ایسے طرح بہ نام
بہتہ ہو دے سائنس کو ناک نہ درجہ نام
نمان ہو وہیں اور جیسے سکھ است کر

اور تھکے دوسرے تھکے سہو ہار
بہر جیس و نام میں یہ ہے اچھا حینہ
نقطہ ہر تھکے جسے عمل محاسب و
سادہ بن میں س میں تھکے ہر تھکے تھکے
عمل ہر تھکے کو جو س کن تھکے ان
نمان رہے جسے سہو ہر تھکے نام
سہو ہر تھکے ہر تھکے اور گرم سے ہر تھکے
سب سہو ہر تھکے تھکے جس اڈ کار
سہو ہر تھکے جسے گرم سے اڈ تھکے
ہر تھکے ہر تھکے ہر تھکے ہر تھکے
نمان تھکے ہر تھکے ہر تھکے ہر تھکے
نمان تھکے ہر تھکے ہر تھکے ہر تھکے

ایضاً

کافی ثبات کو جان ذکر ناموس
 ہو کر کر لے یا خود سے
 مرشد کو یہ چاہیے تخص کرے مرید
 پس کل ناموس کا اسکو کرے ارشاد
 ہم ذات تعلیم کرتے کچھ دیکھے سیر
 بالکل دل جے پاک ہو غیب خدا کے جب

اکا اللہ ملکوت اللہ جبروت
 تا مقبل درگاہ میں اللہ کے ہو جائے
 دنیا کی جے حسب پس و لمیں ہوے مرید
 میں دنا اس ذکر سے رکھے دل آباد
 سادہ اسی ذکر کو بیچ بہار اور لیل
 ہو گا ارشاد تو اس طالب جب

ذکر پرستی منہ پیمان

کیتے ذکر اذکار میں کریں نہیں تعلیم
 بعد ریاضت زہد اور اربعین سن چار

بن تصفیہ قلب کے سن اسی یار فہیم
 کرتے ہیں ارشاد یہ طالب کو اذکار

ذکر انتہا

ایک اہل سہ ذکر ہے کہیں صحبت نام
 اسکی میر ترکیب سے فقہہ مجتہد صلوٰۃ
 یعنی جیسے عورتاں سچھیں تختیاں
 پکڑے دینے امانت سے بالواں یا زوار
 یا معی یا معی یا معی یا معی یا معی
 پہلے سب سے پہلے بہت بازو مار

اس سے ہوے شاہد ذات صفات
 دو لاق سیراں دور کر چوڑے سن بت
 اسی طرح اس ذکر میں سچھے سن پان
 بالو میں سے دھنا کڑ پانچ ضرباں
 سن اب کہلوان ذکر کا حق کن کر بیان
 دور النوح مار لے دو جا ضرباں یا مار

تجا بالوں پیرج بالوں بازو یا ر
 یہ حضور دل پنج رکہ ہو سے جان مراد
 جن دن میں یہ ذکر ہو غذا کھائے شیر
 کبھی کسی ان تین پر قنصار کر ذکر
 ہو ہو کا آسمان پر مار دھڑب غزنر

چوتھا مار دھڑب دل پر حنیم مار
 دس حدیث مطلقہ نہیں کثرت کر یا د
 عطریات بھی تین اوپر مل رکھو ای میر
 ہو ہو کا اور یا سنی لندن کر لے فکر
 دل پر مار دیا صحتی ہے اہل تہیز

ذکر ہندی

حضرت شیخ فرید نے سچ پنجابی ہول
 آئینہ ول تو کہہ گیان کر جانب علویات
 توی توی توی تو جانب مطلق ذات

ذکر کیسے اس طرح پچے بتاؤ کہول
 اینہوں تون کا دھیاں دھڑب غلیات
 ذکر کر اس طرح خوش ہو کر دن رات

ذکر

بعد پیر اس طرح ذکر کر دہرستو
 لا الہ کہہ داسنے پیر تو گردن موڑ
 دن ذکر دین پیر کا پرزخ رکہ ضرور

میں اہل آسمان کوئی انا اللہ کہو
 انا اللہ بھر دل اوپر ضرب چلا جت جو
 معنوں کا بھی دھیان رکہ دین سادہ شعور

الینا

بعد تہ ذکر کے تین بار کہہ کہول
 جہرہ جہرہ یہ دعا ساجدہ عجز مویار
 اللَّهُمَّ قَسِّمْ قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ
 قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ
 اللَّهُمَّ قَسِّمْ قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ

سبحان اللہ، عظیم جہرہ آینی کہول
 جہرہ بھی کتاب میں انھی طرح بجا
 اللَّهُمَّ قَسِّمْ قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ
 قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ
 اللَّهُمَّ قَسِّمْ قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ قُدْرَتَكَ لِرُؤُوسِ الْأَذَلِّمْ

فصل در مراقبات

اب حواس مراقبہ کن کر دہرستو
 غیرہ آوے دل اللہ مراقب جان

کرسے توجہ دل طرف منہ منور ہی نام

حاضر جان غدا سے کو ساتھ منور ہی نام

ایضاً

لکھ کر اس نام کو نظروں آگے رکھو

یا تو ساتھ خیال کے دل میں لذت چاہو

ایضاً

یا تو آنکھوں میں سج کر دلی جانب دیکھو

عزیزانہ اور معنی ہی وظائف سیکھو

ایضاً

دو لڑائی آنکھوں میں گہول کر دیکھو طرف آسمان
شغل ایسے و نہان پر نازل ہوں انوار

دیکھ چمک مت مار تو ہی خوب جان
شوق و ہوا دے اس طرح غیر خدا دے جان

صراقبہ

نظر آتی را کہ گرد و لوز نرمہ ناک
بہیں نصیر یہ شغل جہ سے میں مختار
گر تو دیکھتے ہو ان کو اسی شریعت سے بہت

سفیدی ظاہر آنکھوں میں سیاہی سی ہو پاک
چاہے بیچہ صلوٰۃ یا افعار الکلبی بار
نام محمود اس کہیں برت تو بد بات

صراقبہ

جلد بیچہ صلوٰۃ کا کرد مل خط بسیر
اس پر جو مضبوط ہو اوسے طرح سے بیچہ
یعنی دل میں دھیان کر دیکھوں ذات خدا
اسی طرح سے بیچہ کر نظر طرف آسمان
بہی صورت را کہیں روح میری اوتن
استناستہ گر اس اوپر سے تجھے ای بار

علم بیچہ صیر کا ساتھ دوا بیچہ
صورت اللہ پاک کو دلی نظر ال بیچہ
بہی جو تجھے خوب اقامت سے
دو لڑائی آنکھوں میں گہول اور وقت مختار
گذر گئی کاس سے دیکھتے ذرا منن
عجب طرح کے تہہ و پہا نازل ہوں انوار

رشتہ ہی کیا اسطرح اُس دم مو اظہار
 ووجہی طرف ہو ساتویں آسمان اوپر پار
 اول جان مراقبہ جو میں کسیابیال
 یتجا کہیں معاینہ ہی جان لے خوب
 شیخ نصیر الدین نے یہ مشغولی یار
 دل میں صورت شیخ کا ہر دم اکھنڈ بیان
 سونے بچھے جا گئے وقت نماز اب جان

ایک طرف تو دل اوپر ایسا چو کنار
 بڑا مرتب ہو تیرا اللہ کے دربار
 دو جا کہیں مشاہد ہی خوب پہچان
 اس ذابہ و بیان کرتا ہو جا محبوب
 کری نظام الدین سے بیان وار اظہار
 یہ تو عجب مراقبہ کیا میں کرو بیان
 صورت اپنے پیر کا ہر دم رکھے بیان

ہر اقبہ

سید محمد اس طرح کہیں مراقب سن
 یہ نوافتب راہے سب سو نیس جان

دل میں جانے میں نہیں وی وی رکھ دین
 کوئی خطرہ دل اوپر تیرے پڑے نہ ان

ہر اقبہ

جو تون ذکر مراقبہ اللہ کا کر لیر
 تھے سلطان العارفین ہی کہیں تھے یاد

کرے تجلی تجہ او پر سب عالم سن سیر
 اول سے آخر تک اسی یاد میں شاد

ذکر دفع خطر

دل میں وقت مراقبہ جو خطرہ تجہ اسے
 وہیہ تخیلف مغر کو سانس چوڑا زناک
 اس سے گرجا دے نہیں پڑہ یہ استغفار
 اس سے گزبا ہوں دفع یا خال کہہ بول
 خاصیت اس اسم کی دفع خواطر جان
 جبر ذکر زور سے مدد ارشاد کے ساتھ
 شیخ نعمی الدین نے بن عربی جو میں ..
 جو کچھ بد اور نیک ہے جان ظہور حق
 اس سے بالکل بند ہو رہے نہ خطرہ اکب

طور دفع اس خطر کا چھک دوں بتاے
 ساتھ زمرہ کے تا ہو کہ دل خطرہ ہو پاک
 کئی بار دہا تہ تون اور زبان سے یار
 دل سے اور زبان سے مگر طاق کہہ بول
 اس سے گزبان ہوں دفع او بتاؤں گان
 اللہ کا ضرب کدول اوپر کر راست
 دفع کرن خطرات کا اس میں طو کہیں
 ذات بنا کوئی غیباں را کہو یاد سستی
 ذات بنا مت جان کچھ خواہ بد ہو خواہ نیک

بیان مٹھیکے

میں چور اسی مٹھیکان جوگ اندر لے سن
لیکن شیخ بہاؤ الدین کہیں تادری جن
وہ مٹھیکے اس طرح بیٹھ مرتج یار
دہنا پالو اس پاس رکب مقتدر کر مرید
یعنی اپنی ناف کو پشت طرف لیجاؤ
اس پانچے مشغول ہو دم ساتھ ای یار
لیکن تھوڑا کہانیو تھوڑا کر لو خواب

مرکب مٹھیکے اندر جدی جدی میں گن
ایک مٹھیکے ان بیچ سے جگہ کی ہوا دن
اچڑی بانوں پیر کی حسیوں نیچے لار
دم کو اونچے کینچکر ناف گر کر جہیز
موشہ بناد کر جہیز اپنی تالو طرف چلاؤ
یعنی دل میں فکر کر۔ وہی وہی ای یار
ہا مطلب کا اپنے حلیہ میں جواب

مراقبہ عراج العارفين

ہے معراج العارفين عجیب مراقب یار
یعنی موجودات سب خدا ابدالے جان
یا تو موجودات سب یک درین کردیکہ
سندے کہیں شاید اس آخر کو جان

سارے موجودات کو درین کر شمار
درین ہے پہ یار کے صورت دیکہ کرن
اس میں اسم صفات شاگ مقصود دیکہ
اوس کو کہیں مکاشفہ جو پہلے کیا کہان

مراقبہ

درین اندر اپنے صورت دیکہ ہمیش

تا غایت اور عجوبہ دی حاصل ہوا خوش

مراقبہ

اللہ کے نام کو لکھہ اور پرت طاس

آب طلا یا سیم سر کہ نظر ان کے پاس

یا تو دہم و خیال سے وہی دہیان کہہ دل
تا عبت اور بخودی تجکو موحصل

الضیاء

خالی گوشہ بیٹھ کر ساکنہ طہارت بمیر
مکہ کر متبدل اور لوٹ پیچہ کرو میان
درین ہو کر اندر یکجے اسے دہیان
جو تجکو حاصل ہوئے شکر بہر آواز
کئی دہن کے چ میں ذکر موحصل دل۔۔

جیبہ چڑھا کر تا لو سے آنکھ بند کر پیر
سید دل الشکر کہے سے منے نہ تجکو آن
کئے دتا میں فضل سے ذکر سنے ایکان
درین دتاں اس دہیان کو خلا ملا میں ساز
کرم الہی تجہ اوپر اگر ہو مشا مل۔

بیان النوار

حاصل گر تجکو ہو دل کا ذکر عزیز
بہتر ہو یا بارے کبھی دست یا سر
گردہ ظاہر نور ہو رہنے بائند پیچان
غیر متصل گر ہوئے نور شیخ کا جان
گر ہو با نوز بائند کو باز و شامل نور
غیر متصل گر ہوئے وہ شیطانی جان
گردہ صورت تجہ اوپر با نوز ظاہر ہوئے
اوپر گر ظاہر ہوئے اور دشت ہو دل
وہ تبیس ابیس ہے ہو حضور گرد و
وہ تیز مطلوب ہوتا تو طالب جس ذات
سینہ پر یاف پر وہ صورت دیکھ جائے
گر ظاہر ہو دل اوپر سبب صفای جان

کئے بہانت الیٰ و ہوں نازل کر و تیز
کبھی تمامی بن میں اسکا کریں فکر
شامل دہنے کشف کے ملک معنی جان
آگے گر ظاہر ہوئے نور بینی پیچان
وہ ہے ملک لیا ہو تجکن رہے حضور
ایسی نگاہوں صورتاں تختہ ظاہر آن
وجہ سے ملائک حافظ نگہان ہوئے
گئے بعد جس ناں رہے تجھے حضور دل
بجا گئے ادس شکل کے ہو افراق و شوق
لگا رہے گر دہیان میں جب حاصل بہات
وہ تبیس ابیس ہے تجکو دیا تبا سے
وہ طالب حق پاک کا ان پرمت کہہ جان

سفید گیسے نور کا سنہ عقیقی اور

آخر نور سیاہ چیت کا کر عذر

سورج نور ہے روح کا چاند نور دل جان

فضل خدا ہو جس اوپر دس پرہیز عیاں

آخر ہوا کلام یہ کرم خرم چان

یارب عاصی مجھ کو کا مل بخش ایمان

بسم

تمت بحسن الملك الوهاب كتاب مستطاب سی پو ملا فی غیر بدائی بخط لے رطل خاکسار
سر ایا انکسار عاصی ابوالابرار غلام سرور شہنشاہ فاروقی ندیم اکھنڈی مشیر بادشاہی
سلیمانی نجفی عفی اللہ عنہ نمبر ۲۲ تاریخ اتمام ۱۳۳۸

اسد الملک العلام ۸ ماہ صفر المنظر یوم شنبہ ۱۳۳۸ ہجری

مقام فتحپور اندرون بلند دروازہ خانقاہ علی حضور شاہ

ولایت مصنف سالہ ہذا قدس المنبرۃ بعد

خلافت سجاد کی قمۃ السالکین

زیدہ العارفین حاجی الحیث الشیرازین

مرشدنا و مولانا والدی

ساجدی حضرت

ضری

اطلاع

کوئی صاحب بلا لغات مالک کتاب

محمد فتح پوری خلیفہ و سجادہ نشین خانقاہ

حضرت شاہ ولایت مصنف رسالہ ہذا قصد طبع نغمہ نائیں ورنہ بجا قلم کے نقصان ہو گا

معرفت

بندہ حسن رضوی ہستم کتب خانہ مطبع رضوی دہلی طبع ہوا

رسالہ ہذا کا حق طبع محفوظ ہے
شاہ غلام سرور شہنشاہ نظامی سلیمانی
حضرت شاہ ولایت مصنف رسالہ ہذا قصد طبع نغمہ نائیں ورنہ بجا قلم کے نقصان ہو گا